واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

وحدت اسلامی

امام خمینیؒ کے افکار و عقائد کی روشنی میں

عید میلاد النبی ﷺ اور ہفتہ وحدت دنیا کے تمام مسلمانوں کو مبارک ہو

جاہلیت کی سیاہ و تاریک سرزمین پر اسلام کے روشن و تابناک آفتاب کی کرنوں کے چمکتے ہی جاہلیت آمیز زندگی کے افق پر امید کی صبح کی سفیدی نمودار ہونے لگی اور لوگوں کو اپنی تاریک زندگی میں روشنی اور گرمی محسوس ہونے لگی۔ غلاموں کے دل میں نجات و آزادی کی امید جاگ اٹھی اور ان کی آنکھوں میں ہمیشہ باقی رہنے والی چمک پیدا ہو گئی۔

دنیا کے ہر گوشے میں نغمہ توحید کی آواز گونج اٹھی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی دعوت نے قوموں، قبیلوں اور جماعتوں و گروہوں میں متفرق و پراگندہ اور منتشر و منقسم لوگوں کو متحد و منسجم بنا دیا۔

یہ سب کچھ پیام آور توحید و رسول وحدت حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد مسعود و پرنور کی برکتوں کا کرشمہ تھا جس نے اپنی بعثت کے ساتھ انسانی برادری کو اخوت و بھائی چارہ کا پیغام سنایا۔

ان یادگار اور عظیم الشان ایام کو گزرے ہوئے تقریباً چودہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ بیت چکا ہے، پھر بھی صاحبان ایمان کے قلوب اس توحیدی نغمے کی وجہ سے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ توحیدی نغمہ آج بھی لوگوں کو پسندیدہ ترین راہ و روش کے توحید کلمہ اور کلمہ توحید کی طرف آنے کی دعوت دے رہا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ خواہ نا خواہ ماضی میں رونما ہونے والے بعض ناگوار حوادث کی وجہ سے ملت اسلامیہ میں تفرقہ و اختلاف پیدا ہو گیا۔ دنیا کی اسلام دشمن و اقتدار طلب طاقتوں نے

اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اپنی شرمناک سازشوں اور ناپاک منصوبوں کے ذریعہ اسلامی ممالک میں تعصبات اپنے زر خرید ملاؤں کی مدد سے ان ہی ہتھکنڈوں کا بھرپور استعمال کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان سیاسی اتحاد قائم نہ ہونے پائے۔ واضح رہے کہ مسلمانوں کے درمیان مختلف الانواع اور نت نئے فرقوں کی ایجاد انہیں اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کی دین ہے تاکہ مسلمانوں کے درمیان وحدت و قربت کے نظریہ کو مقبولیت نہ حاصل ہونے پائے۔

لیکن یہ خداوند عالم کا خصوصی لطف و کرم ہے کہ سرزمین ایران میں امام خمینیؒ کی قیادت میں عظیم الشان اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد مسلمانوں کے درمیان وحدت و قربت اور اسلامی معاشروں اور ملکوں کے درمیان سیاسی وحدت و اتحاد کے نظریہ کو نئی زندگی مل گئی اور ملت اسلامیہ عالم اس حقیقت کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئی کہ اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و سربلندی کا واحد راستہ اتحاد اور اسلامی اخوت ہے۔

امام خمینیؒ اس عظیم شخصیت کا نام ہے جس نے موجودہ صدی میں امت اسلامیہ عالم کے درمیان وحدت و اتحاد کی آواز بلند کی اور اسی اسلامی اتحاد کی بنیاد پر سرزمین ایران میں اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کا کارنامہ انجام دیا، اسی وحدت و اتحاد کے سہارے اسلامی حکومت کو ثابت و استوار کیا اور اس کے ذریعہ تمام مسائل و مشکلات کا حل تلاش کیا اور اپنے ساتھیوں کو یہ باور کرادیا کہ آنے والے وقت میں بھی یہ وحدت اسلامی اہم مسائل و مشکلات کا حل کرنے میں بہت ممد و معاون ثابت ہوگی۔

انسان کی الٰہی فطرت ہمیشہ توحید کی طرف مائل و متوجہ رہی ہے، اور آدمی کی عقل و خرد بھی انسانی زندگی کے ہر دور میں نفسانی اور شیطانی رجحانات و خواہشات سے آلودہ ہونے سے پہلے توحید کی طرف ہی مائل و متوجہ رہی ہے اور تفرقہ و اختلاف کو انسانی مفاد و مصالح کے خلاف سمجھتی رہی ہے اور تفرقہ و اختلاف کو انسانی سماج کے زوال کا باعث قرار دیتی رہی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک تمام انبیاء علیہم الصلوات والسلام نے بھی توحید کو اپنی اپنی دعوت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے شرک و دوگانگی و تثلیث اور نفاق کی اعلانیہ تردید فرمائی

ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو توحید پر اعتقاد و ایمان ہی اسلام و کفر کی آخری حد ہے۔

مذاہب اسلام کے جملہ عرفانی، فلسفی، اخلاقی، کلامی اور تربیتی مکاتب نے عالم وجود میں وحدت الٰہی اور اس کے اجزاء کو اپنے مرکزی عقیدہ کا جزو لاینفک قرار دیا ہے اور اہل تحقیق سے یہ بات ہرگز پوشیدہ نہیں ہے کہ انسانی معاشروں میں حقیقی وحدت کا رجحان توحید پر اعتقاد و ایمان کا جلوہ ہے اور اس کے برعکس کثرت پسندی کو شرک و مادہ پرستی کی اہم خصوصیات میں شمار کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں امت واحدہ کی تشکیل کو "سیر الی اللہ" کا حقیقی وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے: ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون۔ واضح رہے کہ تاریخ بشریت کے دوران حق و باطل کے درمیان جاری کشمکش اور اس کے مختلف رنگ و روپ کا توحید و شرک سے گہرا رابطہ رہا ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امام خمینیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے:

"تفرقہ و اختلاف کا تعلق شیطان سے ہے اور وحدت کلمہ و اتحاد کا تعلق رحمٰن سے ہے۔"

تاریخ اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتی ہے ایک خدا پسند شخص نے تمام مادی وسائل و امکانات اور ظاہری اسلحوں سے خالی ہاتھ ہوتے ہوئے بھی وحدت اتحاد کی آواز بلند کی اور مومن افراد نے اس آواز پر لبیک کہا۔ ترقی یافتہ دنیا نے اس آواز کی بھرپور مخالفت کی۔ دنیا کی بڑی اسلحہ ساز فیکٹریوں کے مالکان اس مرد مجاہد کے دشمن کی حمایت کے لئے عملاً باہم متحد ہو گئے لیکن بڑی اور اسلام دشمن طاقتوں کے گٹھ جوڑ کے مقابلے میں امت اسلامیہ کی وحدت کلمہ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی۔ جب اسلامی انقلاب نے اپنے طاقتور دشمن پر غلبہ حاصل کر لیا اور شاہی نظام حکومت کا شیرازہ منتشر کر دیا تو بہت سے گروہ اس نو تشکیل شدہ اسلامی نظام حکومت کی عداوت پر کمربستہ ہو گئے۔ انہیں دنیا بڑی طاقتوں کی بھرپور حمایت حاصل ہو گئی اور ان جماعتوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کی تباہی و بربادی کے لئے جو شرمناک حرکتیں کیں ان کے اجمالی تذکرہ کے لئے ایک مستقل کتاب کی تدوین کی ضرورت ہوگی۔

اسلامی نظام حکومت کی مخالفت کے پرچم بلند ہو گئے۔ ویسے تو عالمی کمیونسٹی طاقت اور سرمایہ دار مغربی طاقت کے درمیان عداوت تھی لیکن اسلامی نظام حکومت کی نابودی کے لئے دنیا کی یہ بڑی طاقتیں باہم متحد ہو گئیں اور پوری دنیا میں اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوری نظام کے خلاف بے بنیاد پروپگنڈوں کا بازار گرم ہو گیا۔ ان طاقتوں نے منصوبہ بند طریقے سے ایران کے خلاف سیاسی تنہائی، اقتصادی ناکہ بندی اور خوفناک و تباہ کن جنگی کارروائی کا لامتناہی سلسلہ چھیڑ دیا۔ لیکن یہ تمام طاقتیں اس ملت کے اسلامی اتحاد کے سامنے ٹھہر نہ سکیں جس کو اس بات کا بخوبی احساس تھا کہ امت اسلامیہ کے اتحاد کے لئے اسے بہر حال ان اسلام دشمن طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ ملت ایران کے اس بھرپور اور کامیاب مقابلے کا راز رہبر انقلاب اسلامی امام خمینیؒ کے اس جملہ میں پوشیدہ ہے جس کی طرف انہوں نے اپنی تحریر و تقریر میں بار بار اشارہ کیا ہے یعنی تفرقہ و اختلاف سے پرہیز اور وحدت کلمہ و اسلامی اتحاد کا تحفظ۔ ان کی یہ سفارش اس وجہ سے زیادہ موثر اور کارگر ثابت ہوئی کہ دوسروں سے پہلے وہ بذات خود اس بات پر مکمل اعتماد و اعتقاد و ایمان رکھتے تھے اور ساری زندگی وہ اس کی تعمیل میں سرگرم عمل رہے۔

قرآن کریم کی تعلیمات عالیہ اور عارف اکمل حضرت ختمی مرتبت محمد بن عبد اللہؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ارشادات پر مشتمل اپنے عرفانی مکتب میں امام خمینیؒ عالم تخلیق میں حقیقی وحدت کے مسئلہ کو حل کر چکے تھے اور اپنے فلسفیانہ مشرب میں نہ صرف وحدت الوجود بلکہ خصوصی محفلوں میں مخلوقات خداوندی کے درمیان موجود حقیقی وحدت کا تذکرہ بھی کیا کرتے تھے وہ اپنے عرفانی اشعار میں بھی مجموعی اعتبار سے نظام کائنات میں موجود وحدت کا تذکرہ بار بار کیا کرتے تھے اور اس سلسلے میں وہ منصور کی صدائے انا الحق کو بھی انیت و ثنویت کی علامت قرار دیتے تھے۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

فریاد انا الحق رہ منصور بود
یا رب مددی کہ فکر راہی بکنیم

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

بر فراز دار فریاد انا الحق می زنی
مدعی حق طلب است وانا چه شد

امام خمینی باطل طاقتوں کے خلاف کی جانے والی اپنی جدوجہد میں بھی لوگوں کو وحدت و اتحاد کی دعوت دیا کرتے تھے اور پچاس سال قبل انہوں نے اپنے تاریخی اور سب سے پہلے اہم بیان کی ابتداء قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے کی تھی:

"قل انما اعظکم بواحدة ان تقوموا لله مثنیٰ و فرادیٰ"

اپنے اس اہم اور تاریخی بیان میں انہوں نے امت اسلامیہ کی وحدت کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ بتلایا تھا کہ الٰہی انقلاب کی کامیابی کے لئے امت اسلامیہ کے درمیان وحدت واتحاد کا عملی وجود لازمی ہے۔

پیغمبر اکرمؐ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ہفتۂ وحدت اور اسلامی اتحاد کے موضوع پر قومی و عالمی سطح پر مذاکروں اور سیمیناروں و کانفرنسوں کی تشکیل اور رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے حکم سے "تقریب مذاہب اسلامی" نامی عالمی ادارہ کی تاسیس اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران اس زمانے میں مسلمانوں کے درمیان حقیقی وحدت واتحاد کا علمبردار ہے۔

امید ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں کی عداوت ان کی غلاموں کی تفرقہ اندازی اور سامراجی فرقوں کی شیطانی سازشوں کے باوجود عنقریب ہی دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی کی صبح نمودار ہونے والی ہے اور ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جبکہ اسلامی اخوت وبرادری کا پیغام ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور امت محمدیؐ کے درمیان مستحکم سیاسی اتحاد بھی قائم ہو جائے گا۔

☆☆☆